جاہلانہ تعصب: وحدت اسلامی کی راہ میں رکاوٹ

ناظم علی خیر آبادی، جامعۂ حیدریہ، خیر آباد، مئو

وحدت اسلامی بے شمار بھلائی اور برکت سے معمور منفعت کا مظہر ہے۔ یہی اعلاء کلمہ حق اور مسلمانوں کی سعادتمندی کا ضامن ہے۔ یقینی طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ اسلام دین وحدت اور آئین اتحاد ویگانگت ہے، وحدت اسلامیہ کو اپنی گرفت میں لے لیتا ہے۔ وحدت اسلامی کی ضرورت اور اختلاف سے اجتناب کی اہمیت کو اگر صرف اسی بات سے سمجھ لیا جائے کہ اختلاف کی بناپر جامعہ اسلامی کے ارکان قدرت میں ضعف واضمحلال پیدا ہوتا ہے اور مسلمان کی عظمت وشکوہ خاک میں مل جاتی ہے۔تو بھی کافی ہے۔

وحدت اسلامی کے حبل اللہ المتین کی برکات اتنی زیادہ ہیں کہ مختصر سے مقالہ میں انکا احصاء کرنا ممکن نہیں ہے۔ بانی انقلاب اسلامی ایران امام خمینی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ نے وحدت اسلامی کی افادیت، اہمیت ،ضرورت اور عظمت پر جو بیانات دئے ہیں اگر ان کی روشنی میں غور وفکر سے کام لیا جائے تو مندرجہ ذیل فوائد سامنے آتے ہیں ۔

۱۔وحدت برائے آزادی فلسطین (از پیام امام سال ۴۹ھ ق)

۲۔وحدت برائے غلبہ برمشکلات حیات

۳۔استعماری واستثماری شیطانی قوتوں کی قید سے آزادی کے لئے وحدت اسلامی ضروری ہے(پیام امام سال ۵۸ھ ق)

۴۔ وحدت برائے عدم حاجت کشورہائے غیر اسلامی (پیام امام سال ۵۸ھ ق)

۵۔ وحدت واتحاد لازمی ہے تا کہ امریکی فسادی جراثیم کو تاریخ سے اور کم سے کم اسلامی ممالک سے نکالا جائے (پیام امام سال ۵۸ھ ق)

۶۔ وحدت لازمی ہے تا کہ سپر طاقتوں کے ظالم چنگل سے رہائی مل سکے۔ (پیام امام سال ۵۸ھ ق)

۷۔ اسلام اور اس کے حیات بخش قوانین کے دفاع کے لئے وحدت لازمی ہے۔

۸۔وحدت واتحاد ضروری ہے تا کہ مستضعفین عالم کو مستکبرین کے تسلط سے چھڑایا جائے۔

۹۔وحدت واتحاد ضروری ہے تا کہ الٰہی قوانین کو دنیا کے لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے(پیام امام سال ۵۸ھ ق)

۱۰۔وحدت واتحاد ضروری ہے مستکبرین کے اسلامی ملکوں پر تسلط ختم کرنے،عظمت اسلامی کو واپس لانے اور امریکی و شوروی طاقتوں کے مظالم کو نیست و نابود کرنے کے لئے وحدت اسلامی کی تشکیل ضروری ہے۔(بیان امام سال ۶۲)

۱۱۔ وحدت واتحاد ضروری ہے شرافت اور عزت سے معمور انسانی زندگی کے لئے (پیام امام سال ۶۱)

۱۲۔ وحدت واتحاد ضرری ہے تا کہ دنیا سے فساد کی جڑیں اکھڑ جائیں،ظلم کا قلع قمع ہوجائے، اسلام کو خونخواروں سے نجات مل جائے، اور ہرانسان حقیقی فطری آزادی کے ساتھ زندگی گزار سکے۔(پیام امام سال ۶۳)

حقیقت تو یہ ہے کہ امام امت نے تمام امور سے زیادہ وحدت اسلامی کی تاکید کی ہے خاص طور پر جب آپ نے حج کے عبادی اور سیاسی اجتماع کو خطاب کیا ہے تو وحدت اسلامی کا پیغام ضرور دیا ہے چنانچہ فرماتے ہیں:

لازم است برادران ایرانی وشیعیان سائرکشورہا از اعمال جاہلانہ کہ موجب تفرق صفوف مسلمین است احتراز کنند۔(از پیام امام ۱۳۵۸/۲۹)

وہ مذاہب اسلامی کے درمیان موجود اختلافات کی نشرواشاعت کو نہ صرف وحدت کے منافی بلکہ ارباب دول واقتدار کی اسلام کی شیرازہ بندی کے خلاف سازش اور گناہ خیال کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں:

طرح اختلاف بین مذاہب اسلامی از جنایاتی است کہ بہ دست قدرتمندان کہ از اختلاف بین مسلمانان سودمی برند وعمال از خدائے بے خبر آنان از آں جملہ وعاظ السلاطین کہ از سلاطین جور سیاہ روی تراند ریختہ شدہ وہروز برآں دامن می زنند وگریبان چاک می کنند ودر ہر مقطع بہ امید آنکہ اساس وحدت بین مسلمین را از پایہ ویران نمایند طرحی برائے ایجاد اختلاف عرضہ می دارند۔(از پیام امام ۶۰/۶/۱۵)

وحدت اسلامی کے لئے صدر اسلام ہی سے علماء وعقلاء مسلسل کوشش کرتے رہے ہیں جس کا پیغام قرآن مجید کی آیتوں اور احادیث معصومینؑ میں دیا گیا ہے امام خود بیان کرتے ہیں۔

عقلاء وعلماء اسلام از صدر اسلام تا کنون کوشش کردند تا اینکہ مسلمین ہمہ باہم مجتمع باشند وہمہ برغیر مسلمین ید واحدہ باشند وعلماء بیدار اسلام دنبال ایں امر را گرفتہ وکوشش کردہ اند بہ اینکہ مسلمین را تحت لوائے اسلام بہ وحدت ویگانگی دعوت کنند۔ (از بیانات امام در ۵۹/۸/۱۶)

یہ سچ ہے کہ زمانہ حج کے وقت فرصت کو غنیمت سمجھتے ہوئے خود متحد ہو کر مسلمانان عالم کو علماء دعوت واخوت و وحدت دیں اور اسلام دشمن طاقتوں سے مقابلہ کی جانب آمادہ کریں تو یہ ایک سال کا اجتماع سو سال کی راہ آسانی سے طے کرلے گا۔ امام خمینیؒ اس کا پیام اس طرح دیتے ہیں:

بردانشمندانی کہ در ایں اجتماع شرکت از بر کشورے کہ ہستند لازم است برائے بیداری ملتہا بیانیہ ہائے مستلامی با تبادل نظر صادر کردہ ودر محیط وحی بین جامعہ مسلمین توزیع نمایند ونیز در کشور ہائے خود پس از مراجعت نشر دہند ودر آں بیانیہ ہا از سران کشور ہائے اسلامی بخواہند کہ اہداف اسلام را نصب العین خود قرار دادہ اختلاف را کنار گذاشتہ برائے اخلاصی از چنگال استعمال چارہ بیاند یشند۔ (از پیام امام بہ زائرین بیت اللہ در بہمن ۱۳۵۹)

جاہلانہ تعصب

وحدت اسلامی کے مذکورہ تمام فوائد کے باوجود وحدت کا مفہوم مصداق کی شکل میں نظر نہیں آتا ہے قرآن کریم کے بیان "واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعاولاتفرقوا"۔ (سورہ آل عمران ۱۰۳) ان اقیموا الدین ولاتتفرقوافیه (سورہ شوریٰ ۱۳) ان هذه امتکم امة واحدة وانا ربکم فاتقون (سورہ مومنون ۵۲) ولاتنازعوا فتفشلوا وتذهب ریحکم واصبروا ان اللّٰہ مع الصابرین (سورہ انفال ۴۶) کے باوجود ایک قرآن پر ایمان رکھنے والے مسلمان اختلاف وافتراق کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں اور اسی طرح احادیث مرسل اعظمؐ میں تذکرہ آیا ہے المسلمون کالرجل الواحد اذا تشکیٰ عضوا من اعضائه تداعی له سائر جسده (کنز العمال) المسلمون ید علی من سواهم اور پھر ارشاد ہوا لاتبا غضوا ولاتحاسدوا ولا تدابروا وکونوا عباد الله اخوانا، الجماعة خیر والفرقه عذاب، اس سے پتہ چلتا ہے کہ وحدت اسلامی کا فائدہ دنیا وآخرت دونوں میں ہے۔ لیکن مختلف مذاہب کے ماننے والے مسلمان رسولؐ اکرم کو اپنا نبی وہادی تسلیم کرنے، ایک قبلہ کی جانب رخ کرکے نماز ادا کرنے، کلمہ توحید کے پڑھنے والے، اسلام کو اپنا دین ماننے والے، خدائے واحد کا

اقرار کرنے والے، وحدت اسلامی کی خوشگوار اور منفعت بخش فضا تیار کرنے میں ناکام ہیں۔غور وفکر کرنے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ استعمار نے گروہ بند سازش کے ذریعہ اسلام کے خلاف اتنا پروپگنڈہ کیا ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت بھی اسلامی بنیادی اصول سے یاتو ناواقف رہ گئی ہے یا مغربی طاقتوں کے پروپگنڈوں کے نیچے دبی ہوئی ہے۔ استعمار کا نعرہ مسلمانوں کو بے دست وپا کرنے کے لئے Divide & Rule تھا اور اب اسے بدل کر Divide & Destroy تقسیم اور برباد کرو ہوگیا ہے تاکہ ہر طرح کی منفعت ان کے قبضہ میں رہے اور ساری دنیا ان کے سامنے کاسۂ گدائی لئے کھڑی رہے، انہوں نے مسلمانوں کا ڈالر اور پونڈ کی دادہش کے ذریعہ Brain Wash کیا ہے اور جاہلانہ عصبیت کا اتنا دبیز پردہ، ڈالدیا ہے کہ وہ اس سے باہر آنے کے لئے تیارنہیں ہیں۔

تعصب کا مفہوم کیا ہے؟

صاحب المنجد نے تعصب کے معنی یوں تحریر کئے ہیں:

التعصب (مص) تعصبات عدم قبول الحق عند ظهور الدليل بناء على ميل الى جانب— اور عصبیۃ کے معنی تحریر کرتے ہوئے لکھا ہے:

العصبية شدة ارتطباط المرء بعصبة او جماعة والجد فى لضرتها والتعصب لمبادئها۔

(المنجدنى اللغه والاد والعلوم الاب لوئس معلوف اليسوعى)

تعصب مصدر ہے اس کی جمع تعصّبات ہے یعنی دلیل کے ظاہر ہونے کے باوجود حق کا نہ قبول کرنا، کسی ایک جانب میلان کی وجہ سے۔ اور عصبیت کے معنی ہیں کسی انسان کا عصبیہ یا جماعت کے ساتھ شدت سے مربوط ہونا اور اس کی مدد کی کوشش کرنا۔ ظاہر ہے کہ اسلام دشمن طاقتوں سے مربوط افراد کا تمام تر میلان انہیں کی جانب ہوتا ہے اور انہیں کی مدد میں لگے رہتے ہیں حالانکہ زبان سے تو یہ کہتے ہیں کہ یہ حق ہے، لیکن اسے تسلیم نہیں کرتے ہیں۔ یہی عصبیت انہیں وحدت اسلامی کی حقانیت کا اعتراف کرنے اور قبول کرنے سے روکتی ہے۔ اس تعصب میں سوچی سمجھی جہالت کا بڑا دخل ہے۔ ایسے لوگ اپنے آپ کو عدم علم کے باوجود علم سے بہرہ مند خیال کرتے ہیں:

آنکس کہ نداند وبداند کہ بداند
درجہل مرکب ابدالدھر بماند،

اور پھر انسان جس سے جاہل ہوتا ہے (نہیں جانتا ہے)اس کا دشمن ہوجاتا ہے۔ امیر المومنین حضرت علیؑ نے فرمایا ہے الناس اعداء ماجھلوا۔ (نہج البلاغہ حکمۃ)

تعصب اورقرآن و حدیث کا بیان :

سورہ فتح کی آیت ۲۶ میں ارشاد پروردگار ہے اذ جعل الذین کفروا فی قلوبھم الجمعۃ حمیۃ الجاھلیۃ فانزل اللہ سکینہ علی رسول وعلی المومنین والزمھم کلمۃ التقویٰ

مکہ کے کافروں نے جاہلیت کا شعلۂ تعصب اپنے دلوں میں بھڑکایا اورحرم کا راستہ بند کردیا تو خداوند عالم نے اپنا سکینہ اپنے رسول اور مومنین پر نازل کیا اورنہیں اتقو اللّٰہ کا شعار عطا کیا...

ب۔ رسولؐ اکرم کا ارشادگرامی ہے من کان فی قلبہ حبۃ من خردل من عصبیۃ بعثہ اللّٰہ یوم القیامہ مع اعراب الجاھلیۃ (الکافی ۳۰۸/۲)جس شخص کے دل میں رائی کے ایک دانہ کے برابر عصبیت ہوئی خدا اُسے روز قیامت جاہلیت کے عربوں کے ساتھ اٹھائے گا۔

ج۔ امیر الومنین حضرت علیؑ نے فرمایا: فی ذم ابلیس فافتخر علی آدم بخلقۃ وتعصب علیہ لاصلہ فعد واللّٰہ امام المتعصبین وسلف المستکبرین الّذی وضع اساس العصبیۃ ونازع اللہ رداء الجبریۃ وادرع النّاس التغرز وخلع قناع التذلل۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۱۹۲)

ابلیس نے اپنے کوآگ سے پیداہونے کی وجہ سے جناب آدمؑ پرفخر کیااور اپنے اصل کی بناپر ان کے مقابلہ میں تعصب کیا تو یہ دشمن خدا متعصبین کا پیشوا اورمستکبرین کا اس پر ہے جس نے عصبیت کی بنیاد رکھی اور خداوند عالم سے نزاع کیا جامہ عزت پہنا اورفروتنی کی نقاب کو اتار پھینکا۔

امام سجاد علیہ السلام نے فرمایا: وہ تعصب جوان کو گناہگار بناتا ہے وہ ہے کہ وہ اپنی قوم کے برے لوگوں کو دوسری قوموں کے نیک لوگوں سے بہتر سمجھتا ہے۔ یہ عصبیت نہیں ہے کہ کوئی شخص اپنی قوم اور افراد کو دوست رکھتا ہو، بلکہ ظلم پر اپنی قوم کی مدد کرنا عصبیت ہے۔ (کافی ۳۰۸/۲/۷)

تعصب ممدوح:

ایک جانب اگر تعصب مذموم صفت ہےتو دوسری جانب اسے ممدوح بھی قرار دیا گیا ہے اور یہ تعصب مکارم اخلاق کی تحصیل کے لئے ہوتا ہے۔ امیر المومنین حضرت علیؑ خطبۂ قاصعہ میں فرماتے ہیں: فان کان لابدمن العصبیۃ فلیکن تعصبکم لمکارم الخصال ومحامد الافعال ومحاسن

الامور التی تفاضلت فیھا الجداء والنجداء من بیوتات العرب...

....اگر تعصب سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوئی راہ نہ ہوتو تمہیں انسانی بلند خصلتوں ،محبوب کرداروں اور نیک امور کے لئے تعصب کرنا چاہئے جس کے لئے عرب کے بزرگ اور بہادر قبیلے اور شریف خاندان ایک دوسرے پر کرتے تھے کہ انہیں پسندیدہ اخلاق ،عظیم عقل مندی، بلند مقام، اورمحبوب آثار وکردار مل جائے تو اچھی خصلتوں کے لئے تعصب کروجیسے حق کی حفاظت ، ہمسائیگی کی حرمت، عہدو پیمان کی پابندی ، نیکی کی اطاعت اور تکبر سے دوری، احسان پر عمل اور بغاوت سے مخالفت، لوگوں کے لئے انصاف ، غصہ کو ختم کرنے اور زمین میں فساد سے اجتناب کرنا۔ (خطبۂ قاصعہ خ ۱۹۲ نہج البلاغہ)

اور دوسرے مقام پر حضرت علیؑ نے فرمایا: اگر تعصب کرنا لازم ہوجائے تو حق کی نصرت اور مظلوم وستم رسیدہ کی فریاد درسی کے لئے تعصب کرو۔(غرر الحکم ۸ ۳۷ ۳)

در اصل جاہلانہ عصبیت ہی انسان کو وحدت اسلامی کے گلشن صدابہار میں سیر کرنے سے روکتی ہے۔ یہ تعصب ہی وہ دیمک ہے جو انسان کے ایمانی قلب سے قبولیت حق کی تمام توفیقات کو کھاجاتی ہے۔ اس کا ظاہر خوبصورت دکھائی دیتا ہے مگر باطن نہایت بدشکل ہوتا ہے۔ اس کے اُجلے تن پر کالے من کی حکومت ہوتی ہے۔ اسی عصبیت نے صدر اسلام میں ابو لہب وابوجہل، عقبیہ اور شیبہ وولید کو کلمۂ وحدت سے روک دیا تھا۔ وہی تعصب آج استعمار اور سامراج کے پھیلائے ہوئے پروپگنڈوں کی بناپر وحدت اسلامی کی راہ میں روڑا بناہوا ہے۔

تعصب پیدا کرنے اور اسے راسخ کرنے کے لئے دشمن طاقتوں نے اسلامی مذاہب کے ماننے والوں کو یہ باور کرانے کی ہرممکن کوشش کی ہے کہ وحدت اسلامی کی بناپر مذہبی تشخصات کو خیر باد کہنا ہوگا۔لیکن یہ وحدت کے صحیح مفہوم کو نہ سمجھنے کا نتیجہ ہے یا دشمن اسلام کے فریب میں مبتلا ہونے کا اثر—اتحاد کا کامیاب ترین طریقہ یہی ہے کہ اپنے عقیدہ کو چھوڑا نہ جائے اور دوسروں کے عقیدہ کو چھیڑا نہ جائے اور ہر ایک جذب وانجذاب کی فکر سے بلند ہو کر اپنے مسلک پر قائم رہتے ہوئے جذوی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر اجتماعی مسائل کی طرف توجہ کی جائے۔آیت اللہ العظمی امام خمینیؒ کی خواہش یہی تھی کہ مسلمانان جہان پرچم کلمہ توحید کے زیر سایہ ایک ہوکر تمام دینی، سیاسی ، اقتصادی اور سماجی امور میں متحد ہوجائیں تا کہ دشمنان اسلام اور سامراجی طاقتوں کی سازشوں، ریشہ

دوانیوں اور فریب کاریوں سے چھٹکارا مل جائے اور مسلمان سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح اتنا مضبوط و مستحکم ہو جائے کہ دشمن آنکھ اٹھا کر نہ دیکھ سکے۔